

ذہنی صحت کی بحالی میں تصوف کا کردار: کشف المحجوب کی اخلاقی و روحانی تعلیمات کے تناظر میں تجزیاتی مطالعہ  
 The Role of Sufism in the Restoration of Mental Health: An  
 Analytical Study in the Light of the Ethical and Spiritual  
 Teachings of *Kashf al-Mahjūb*

Ashfaq Ahmad

*MS Scholar, Superior University*

[muhammadashfaqa9211@gmail.com](mailto:muhammadashfaqa9211@gmail.com)

Professor Dr Ali Akbar Azhari

*Chairman, Islamic studies Department, Superior University*

[ali.akbar@superior.edu.pk](mailto:ali.akbar@superior.edu.pk)

**Abstract**

This article explores the role of Sufism in the restoration of mental health through an analytical study of the ethical and spiritual teachings found in *Kashf al-Mahjub*, the renowned work of Hazrat Ali Hujwiri (Data Ganj Bakhsh). The study highlights how Sufi principles—such as knowledge of God (tawhid, faith, and purity), repentance and its related practices, love, generosity, and social etiquette—not only serve as a pathway to spiritual refinement but also align closely with contemporary psychological approaches, including Cognitive Behavioral Therapy, Mindfulness, and Positive Psychology. By examining these parallels, the paper aims to establish a meaningful dialogue between classical Sufi wisdom and modern psychological frameworks, demonstrating how Sufi teachings can contribute significantly to mental well-being in today's world.

**Keywords:** Sufism, *Kashf al-Mahjub*, mental health, repentance, love

تعارف



یہ مقالہ حضرت داتا گنج بخشؒ کی شہرہ آفاق تصنیف کشف المحجوب کی روشنی میں تصوف کی اخلاقی و روحانی تعلیمات کا ذہنی صحت اور بہبود پر اثر کا تجزیہ پیش کرتا ہے۔ اس مطالعے میں دکھایا گیا ہے کہ صوفیانہ اصول جو کہ دراصل روحانی و اخلاقی تعلیمات ہیں جیسے معرفت الہی (توحید، ایمان، طہارت) توبہ اور اس کے متعلقات، محبت اور جو دو سخا کا بیان اور آدابِ صحبت نہ صرف روحانی کمال کا ذریعہ ہیں بلکہ جدید نفسیاتی اصولوں جیسے Mindfulness، Cognitive Behavioral Therapy اور Positive Psychology سے بھی ہم آہنگ ہیں۔

اس تحقیقی مطالعے کا مقصد تصوف اور جدید نفسیات کے درمیان ان ربطوں کو اجاگر کرنا ہے جو ذہنی صحت کی بحالی کے لیے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

کلیدی الفاظ: تصوف، کشف المحجوب، ذہنی صحت، توبہ، محبت  
موضوع کا تاریخی پس منظر: روحانیت، اخلاقیات اور ذہنی صحت کی علمی تاریخ

### تمہید

روحانیت، اخلاقیات اور ذہنی صحت کے درمیان تعلق ایک ایسا موضوع ہے جس پر صدیوں سے مختلف تہذیبوں کے علماء، فلسفی اور محققین غور کرتے آئے ہیں۔ اسلامی فکر میں اس تعلق کی بنیاد سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات میں ملتی ہے، جہاں تزکیہ نفس، اخلاص اور اخلاقِ حسنہ کو ایک متوازن زندگی کے بنیادی ستون قرار دیا گیا۔ بعد کے زمانوں میں صوفیاء، متکلمین اور فلاسفہ نے ان روحانی اصولوں کو انسانی نفسیات اور اخلاقیات کے ساتھ جوڑ کر ایک جامع نظام پیش کیا۔ اسی دوران دوسری تہذیبوں میں بھی انسان کے باطن، اخلاق اور ذہنی سکون کے باہمی تعلق پر غور ہوتا رہا، یوں یہ موضوع ایک آفاقی علمی ورثے کی شکل اختیار کر گیا۔

### اسلام میں روحانیت اور ذہنی صحت کی ابتدا

اسلام کے آغاز ہی سے روحانیت زندگی کے عملی پہلوؤں سے جدا نہیں رہی۔ قرآن کریم بار بار دل کے سکون (سکون قلب)، صبر، شکر اور توکل کو انسان کی فلاح کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ یہ تصورات محض مذہبی نہیں بلکہ نفسیاتی اثر بھی رکھتے ہیں، کیونکہ یہ انسان کو استقامت، دباؤ برداشت کرنے کی صلاحیت اور جذباتی توازن عطا کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی سیرت اس بات کی عملی مثال ہے کہ عبادت، سماجی ذمہ داری، خاندانی زندگی اور ذاتی نظم و ضبط کو کیسے متوازن کیا جائے۔ آپ ﷺ نے معافی، ہمدردی اور ضبط نفس کی تعلیم دی، جس سے واضح ہوتا ہے کہ اخلاقی زندگی ہی اندرونی سکون کا راستہ ہے۔ آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ ”اصل دولت دل کا غمی ہونا ہے“ اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ ذہنی سکون کا سرچشمہ اندرونی طمانیت ہے نہ کہ محض مادی وسائل۔

### صوفیاء کی ابتدائی خدمات

اسلامی معاشرے کے پھیلاؤ کے ساتھ ہی زہد اور تصوف کی تحریک سامنے آئی، جس نے روحانیت کو نفسیاتی سکون کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی۔ حضرت حسن بصریؒ، ابراہیم بن ادہمؒ اور جنید بغدادیؒ جیسے صوفیاء نے محاسبہ نفس، ذکر اور مجاہدہ کو انسان کی اصلاح کا ذریعہ قرار دیا۔ ان کے نزدیک انسان کا باطن اخلاقی خرابیوں اور روحانی بلندیوں کا مرکز ہے۔

جنید بغدادی نے فرمایا کہ ”تصوف یہ ہے کہ انسان اللہ کے اخلاق کو اختیار کرے۔“ اس کا مطلب یہ تھا کہ اخلاقی تبدیلی اور ذہنی سکون ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ صوفیانہ جدوجہد کو ایک روحانی علاج سمجھا گیا، جس میں حسد، لالچ اور تکبر کو ختم کرنا نہ صرف اخروی نجات بلکہ ذہنی توازن کے لیے بھی ضروری ہے۔

### اسلامی فلسفی اور علمائے اخلاق کی آراء

- اسلامی فلسفے اور علم کلام کے بڑے ناموں نے بھی روحانیت، اخلاقیات اور ذہنی صحت کے تعلق کو مزید گہرائی دی۔
- الفارابی اور ابن سینا نے روح کو عقلی وجود قرار دیا جس کی صحت اخلاقی نظم و ضبط اور فکری کمال پر منحصر ہے۔ ابن سینا نے اپنی طبی تحریروں میں جذباتی امراض اور ان کے علاج کو بیان کیا اور اکثر روحانی و اخلاقی اصولوں کو بطور دوا پیش کیا۔
- ابن مسکویہ نے اپنی کتاب تہذیب الاخلاق میں ارسطو کے فلسفے کو اسلامی روحانیت کے ساتھ جوڑتے ہوئے اعتدال، شجاعت اور حکمت جیسے اوصاف کو ذہنی توازن کا ذریعہ قرار دیا۔
- امام غزالی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب احیاء علوم الدین میں روحانی بیماریوں اور ان کے علاج کو ایک مکمل نفسیاتی اور اخلاقی نظام کی شکل دی۔ انہوں نے غصہ، حسد، تکبر اور ریاضی جیسے امراض کو بیان کیا اور ان کا علاج عبادات، فکر اور اخلاقی تربیت میں بتایا۔
- امام رازمی نے عقل، جذبات اور روح کے باہمی تعلق پر زور دیا اور قرآن کے تدبر کو علاجِ نفس کا ایک ذریعہ قرار دیا۔

ان مفکرین نے ذہنی صحت کو محض طبی مسئلہ نہیں سمجھا بلکہ اسے روحانی اور اخلاقی ارتقاء کا حصہ قرار دیا۔

### مغربی فکر میں ذہنی صحت کا تصور

اسلامی دنیا کے ساتھ ساتھ مغربی دنیا میں بھی اس تعلق پر غور کیا گیا:

- یونانی فلسفہ: سقراط نے خود شناسی کو اخلاق کی بنیاد قرار دیا۔ افلاطون نے نفس کے مختلف حصوں (عقل، خواہش، جذبات) میں توازن کو عدل اور سکون کہا۔ ارسطو نے فضیلت کے نظریے کے ذریعے متوازن کردار کو خوشی کی بنیاد بتایا۔
  - عیسائی فکر: ابتدائی مسیحی صوفیاء نے عبادت، دعا اور اعتراف گناہ کو روحانی اور نفسیاتی سکون کا ذریعہ کہا۔ آگوسٹین نے لکھا کہ دل بے چین رہتا ہے جب تک وہ خدا میں سکون نہ پائے۔
  - عصر وسطی: توما ایکویناس نے ارسطو کے نظریات کو عیسائی الہیات کے ساتھ جوڑتے ہوئے اخلاقی فضائل کو ذہنی سکون کے ساتھ مربوط کیا۔
  - جدید نفسیات: ابتدا میں جدید نفسیات نے روحانیت کو نظر انداز کیا، مگر ولیم جیمز نے مذہبی تجربات کو ذہنی صحت کے لیے اہم قرار دیا۔ کارل یونگ نے اجتماعی لاشعور اور روحانیت کی ضرورت پر زور دیا، جبکہ وکٹر فرانکل نے ”معنی“ کو انسان کی نفسیاتی بقا کا بنیادی ستون بتایا۔
- یوں جب مغرب نے بیسویں صدی میں روحانیت کی اہمیت دوبارہ دریافت کی، اسلام میں یہ تصور پہلے دن سے موجود رہا۔

### اسلامی اداروں میں روحانیت اور نفسیاتی بہبود

اسلامی معاشروں میں مساجد اور خانقاہیں عبادت کے ساتھ ساتھ تعلیم، اصلاح اور علاج کے مراکز بھی تھیں۔ صوفیاء نہ صرف ذکر و مراقبہ کی تعلیم دیتے بلکہ مریدوں کو نفسیاتی سہارا اور سماجی رہنمائی بھی فراہم کرتے۔ داتا گنج بخش، خواجہ معین الدین چشتی اور بابا فرید کے مزارات اجتماعی سکون اور امید کا ذریعہ بنے۔ اسی طرح وقف کے تحت بننے والے اسپتالوں میں طبی علاج کے ساتھ ساتھ روحانی طریقے بھی استعمال کیے جاتے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی تہذیب میں جسم، ذہن اور روح کو ایک دوسرے سے جدا نہیں سمجھا جاتا تھا۔

### جدید دور میں تسلسل

جدید دور میں ذہنی صحت کو زیادہ تر طبی زاویے سے دیکھا گیا، لیکن مسلم معاشروں میں روحانیت اب بھی نفسیاتی سکون کا بڑا ذریعہ ہے۔ آج بھی نماز، روزہ، قرآن کی تلاوت اور مزارات پر حاضری جیسے اعمال افراد کو ذہنی دباؤ سے نمٹنے میں مدد دیتے ہیں۔ تحقیق نے بھی یہ ثابت کیا ہے کہ روحانی اور مذہبی سرگرمیاں ڈپریشن، پریشانی اور نشتے کی عادت کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ اسلامی اخلاقیات کے اصول— صبر، شکر اور تواضع— اب بھی مؤثر نفسیاتی طریقے ہیں۔

### عصر حاضر کے چیلنجز اور امکانات

آج کے دور میں دوبارہ یہ بات مانی جا رہی ہے کہ ذہنی صحت کے مسائل کا حل صرف دواؤں اور سائنسی طریقوں سے ممکن نہیں بلکہ روحانی اور اخلاقی پہلوؤں کو بھی شامل کرنا ہوگا۔ چیلنج یہ ہے کہ کلاسیکی اسلامی تصورات جیسے تزکیہ نفس کو جدید نفسیات کی زبان میں کیسے پیش کیا جائے، اور صوفی طریقوں جیسے ذکر اور مراقبہ کو سائنسی بنیادوں پر کیسے پرکھا جائے۔ اسی کے ساتھ یہ سوال بھی اہم ہے کہ جدید معاشروں میں اخلاقی بحران اور تنہائی کے مقابلے کے لیے اسلامی تعلیمات کس طرح عملی کردار ادا کر سکتی ہیں۔

### خلاصہ

روحانیت، اخلاقیات اور ذہنی صحت کی تاریخ اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ تینوں ایک دوسرے سے جدا نہیں۔ اسلام میں ابتدا سے ہی باطن کی صفائی اور اخلاقی تربیت کو ذہنی سکون کا لازمی حصہ سمجھا گیا۔ جہاں جدید نفسیات نے حالیہ دور میں روحانیت کی اہمیت کو دوبارہ پہچانا، وہاں اسلامی روایت نے کبھی اس ربط کو فراموش نہیں کیا۔ یہ تاریخی پس منظر اس بات کی دعوت دیتا ہے کہ آج کے ماہرین، محققین اور معالجین کلاسیکی اسلامی حکمت کو جدید سائنسی تحقیق کے ساتھ جوڑیں۔ یوں ذہنی صحت کو صرف ایک طبی مسئلہ نہیں بلکہ ایک روحانی اور اخلاقی سفر کے طور پر سمجھا جاسکے گا۔

### ابتدائیہ

### تحقیق کے مقاصد

1. کشف المحجوب میں بیان کردہ اخلاقی و روحانی تعلیمات کا تعارف کروانا۔
2. ان تعلیمات کا تجزیہ اور تشریح کرنا۔
3. ان تعلیمات کا جدید ذہنی صحت کے اصولوں سے موازنہ کرنا۔
4. موجودہ ذہنی صحت کے مسائل کے حل کے طور پر صوفیانہ تعلیمات کی اہمیت کو اجاگر کرنا۔

## تحقیقی سوالات

1. کشف المحجوب میں اخلاقی و روحانی تعلیمات کس انداز میں بیان کی گئی ہیں؟
2. ان تعلیمات کا ذہنی صحت اور جذباتی سکون پر کیا اثر ہے؟

## تحقیق کی اہمیت

اگرچہ آج کا دور مادی ترقی میں بہت آگے بڑھ چکا ہے، لیکن انسان کے باطن میں بے چینی، اضطراب اور ذہنی انتشار بڑھ گیا ہے۔ ترقی کی دوڑ میں انسان نے اپنے دل و دماغ کی اصل کیفیت کو نظر انداز کر دیا ہے، جس کے نتیجے میں ذہنی دباؤ، مایوسی اور بے مقصدیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں روحانیت کی طرف رجوع ناگزیر ہو چکا ہے۔ کشف المحجوب جو اسلامی تصوف کی اولین اور بنیادی کتابوں میں شمار ہوتی ہے، اپنے اندر ایک ایسا علمی اور روحانی خزانہ رکھتی ہے جو نہ صرف انسان کی روحانی پیاس بجھاتا ہے بلکہ اس کی ذہنی و جذباتی الجھنوں کا بھی حل پیش کرتا ہے۔ اس کتاب کی تعلیمات صبر، شکر، توکل، عاجزی، محبت، خود احتسابی اور خدا سے تعلق پر زور دیتی ہیں، جو ذہنی صحت بہتر بنانے میں مددگار ہیں۔

اگرچہ اس کتاب پر مختلف پہلوؤں سے تحقیق ہو چکی ہے، لیکن ذہنی صحت کے تناظر میں اس کا مطالعہ بہت کم ہوا ہے۔ آج کے دور میں جبکہ مغرب بھی روحانیت کو ذہنی سکون کا ذریعہ تسلیم کرتا ہے، اسلامی صوفی تعلیمات کو اس زاویے سے دنیا کے سامنے لانا ناگزیر ہے تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ اسلام انسانی ذہن اور روح دونوں کے لیے جامع رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ مزید یہ کہ نئی نسل، جو مختلف نفسیاتی مسائل اور سماجی دباؤ کا شکار ہے، ان تعلیمات کے ذریعے ایک متوازن، پُر امن اور مقصد بھری زندگی کی طرف لوٹ سکتی ہے۔

یہ تحقیق نہ صرف علمی دنیا میں ایک نئی جہت متعارف کروائے گی بلکہ روحانیت اور ذہنی صحت کے درمیان موجود گہرے تعلق کو بھی نمایاں کرے گی، جو آج کے انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

## تحقیق کی اہمیت (تفصیلی پہلو)

اس تحقیق کی اصل اہمیت اس میں ہے کہ یہ کلاسیکی صوفیانہ حکمت اور جدید نفسیاتی علوم کے درمیان ایک پُل قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ کشف المحجوب میں موجود روحانی اصول کس طرح ذہنی فلاح و بہبود کے بہتر فہم میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

موجودہ دور میں جب اضطراب، افسردگی اور جذباتی دباؤ تیزی سے بڑھ رہے ہیں، ایک ایسے گہرے طریقہ علاج کی ضرورت ہے جو باطنی شفا اور ذہنی شعور دونوں کو یکجا کرے۔ صوفیانہ اصطلاحات جیسے فنا (انا کا خاتمہ)، تزکیہ (نفس کی پاکیزگی) اور تسلیم (اللہ کے سامنے جھکاؤ) نفسیاتی اصولوں جیسے منفی خیالات کی تشکیل نو، خود آگہی اور قبولیت پر مبنی رد عمل کے قریب تر ہیں۔ یہ تحقیق اس امر پر بھی روشنی ڈالے گی کہ صوفیانہ مشقیں اور جدید علاجی طریقے کس طرح ایک دوسرے سے مماثلت رکھتے ہیں۔ مثلاً مراقبہ، جس پر کشف المحجوب میں زور دیا گیا ہے، جدید "مائنڈ فونٹیس" سے مشابہ ہے اور یہ ذہنی صدمات اور جذباتی بے ترتیبی کو دور کرنے میں معاون ہو سکتا ہے۔

آخر کار یہ تحقیق کشف المحجوب کو محض ایک تاریخی یا مذہبی متن نہیں بلکہ ایک ہمہ جہتی ماڈل کے طور پر پیش کرے گی جو روحانیت اور نفسیات کو یکجا کرتا ہے اور انسان کو باطنی سکون، ذہنی وضاحت اور توازن کی طرف رہنمائی فراہم کرتا ہے۔  
کشف المحجوب کا تعارف اور تصوف کے اصول

1. شرح کلام منصور<sup>1</sup>

کشف المحجوب: ایک تعارفی جائزہ

وجہ تسمیہ

حضرت سید علی ہجویری کشف المحجوب کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ "میں نے اس کتاب کا نام کشف المحجوب رکھا ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ کتاب کا نام کتاب کے مضامین کا تعارف کروادے خاص طور پر اہل بصیرت جو ہی کتاب کا نام سنیں انہیں فوراً معلوم ہو جائے یہ کس فن کی کتاب ہے"<sup>2</sup>

سبب تحریر

حضرت سیدنا ابو سعید ہجویری حضرت سیدنا اتا علی ہجویری کے رفیق تھے اور آپ نے حضرت سیدنا اتا علی ہجویری کی بارگاہ میں ان امور سے متعلق استفسار فرمایا:

1. طریق تصوف کی حقیقت

2. مقامات صوفیاء کی کیفیت

3. صوفیاء کے عقائد کی وضاحت

4. صوفیاء کے رموز و اشارات

5. دلوں میں محبت الہی کے ظہور کی کیفیت

6. محبت الہی کی معرفت میں رکاوٹ بننے والے عقلی اور نفسانی حجابات

7. ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے طریقے

چنانچہ حضرت سیدنا اتا علی ہجویری نے ان تمام باتوں کا تفصیلی جواب دینے کے لیے "کشف المحجوب" کے نام سے عظیم الشان کتاب تصنیف فرمائی۔<sup>3</sup>

کشف المحجوب علمی وثوق اور حیرت انگیز حافظہ کا شاہکار

اس کتاب کے مرآل تصنیف ہی جداگانہ رہے کیوں کہ حضرت سیدنا اتا علی ہجویری نے تمام کتب غزنی میں رہ گئی تھیں اس لیے دوران تصنیف آپ کے پاس کوئی کتاب موجود نہ تھی۔<sup>4</sup> لیکن ان کے مضامین آپ کے پیش نظر تھے یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے حافظہ کی بنیاد پر کتاب الملح، الرسالة القشیریة اور طبقات الصوفیہ وغیرہ جیسی کم و بیش 22 کتب تصوف کے جا بجا اقتباسات تحریر فرمائے ہیں اس کے علاوہ 236 آیات، 134 احادیث اور 300 سے زائد اشعار اور بزرگان دین کے اقوال نقل فرمائے ہیں اس کے علاوہ آپ نے اپنے تجربات اور مشاہدات کو بھی ان صفحات میں محفوظ فرمادیا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق "کشف المحجوب" میں کم و بیش ایک لاکھ الفاظ ہیں جن میں آپ نے نفس و شیطان کے ایسے دھوکوں کی نشاندہی فرمائی ہے جن کے ذریعے نفس و شیطان انسان کو سیدھی راہ سے ہٹا دیتے ہیں۔ حکایات اور نصیحت آموز کلمات کے ذریعے صبر و

قناعت اور صدق و اخلاص جیسے حسین اخلاق آپنانے پر ابھارا ہے۔ کتب دستیاب نہ ہونے کے باوجود اس قدر اہم، مستند اور محققانہ تصنیف کا منظر عام پر آجانا درحقیقت حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویریؒ کی کئی علوم پر دسترس اور حیرت انگیز قوتِ حافظہ کی واضح دلیل ہے۔ یہ فارسی میں لکھی گئی ہے۔

### اسلوب

حضرت علی بن عثمان الجویری کا اس کتاب میں اسلوب یہ ہے کہ آپ پہلے جو باب باندھتے ہیں اس کے متعلق قرآن مجید کی آیت پیش کرتے ہیں پھر احادیث طیبہ بیان کرتے ہیں پھر صوفیاء علماء کے اقوال اور ان کی تشریح قرآنی آیات کی روشنی میں بھی بیان فرماتے ہیں۔ تاریخ اسلام میں گزرے واقعات کا تجزیہ کرتے ہوئے اس حوالے سے جتنے مکاتب فکر موجود ہوتے ہیں ان کا ذکر بھی مختصر کر دیتے ہیں پھر اس باب کی فصول قائم کرتے ہیں مستشرقین فلاسفہ اور ملحدین کے انے والے اعتراضات کا بھی ساتھ ساتھ رد کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے پہلا باب جو بیان فرمایا ہے وہ اثباتِ علم پر ہے۔ اس میں آپ پہلے علمائے حق کی صفت میں اللہ کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں۔ **انما بخشی اللہ من عباده العلماء** پھر اس کے بعد حضور ﷺ کا فرمان نقل فرماتے ہیں۔ **طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ**<sup>6</sup>۔ پھر اس کے بعد اور احادیث طیبہ بیان فرماتے ہیں جو علم کی فضیلت اور علم کی ضرورت و اہمیت پر دلالت کرتی ہیں اس کے بعد آپ شعر بھی نقل فرماتے ہیں۔ اس کے بعد حکایت سے طالب حق کو سمجھاتے ہیں پھر علم کی اقسام پر فصول قائم فرماتے ہیں۔ اس کتاب میں حضرت داتا علی ہجویری صاحب کا اسلوبِ تحریر پر کیف ہے اور اندازِ پیشکش بھی پرہار، ابواب و فصول کی جامعیت و ترتیب آپ کے ذہن و علم کی تہہ گیری و وسعت پر دلالت کرتی ہے اور اس کے موضوعات جادہ حق کے مسافر کے لئے لائق التفات ہیں، یہ کتاب نظریاتی مباحث پر بھی رہنمائی کرتی ہے اور عملی بے راہ رویوں کا ازالہ بھی، اس کتاب میں قرآن و حدیث کے حوالے سے استخراجات کو استحکام و یقین عطا کرتے ہیں تو راہ ہدایت کے راہیاب مسافروں کے نقوش قدم پر چلنے کے لئے اعتماد و حوصلہ بھی اور اس کتاب میں شریعت و طریقت کی اجتماعیت نظر آتی ہے اور قرآن و سنت کی بالادستی بھی۔<sup>7</sup>

### کتاب کے مقاصد

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ کشف المحجوب پر دوں کو اٹھانے والی کتاب ہے تو اس کے مقاصد میں بھی یہی چیز شامل ہے کہ طالب حق کے قلب و روح پر جو پردے دنیاوی حرص و جاہ کی وجہ سے آجائیں یہ اسے ختم کر دے۔ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں: "کشف المحجوب تصوف کی اولین تصنیف ہے جو فارسی میں لکھی گئی صوفیائے کرام کے حالات اور تعلیمات کے بارے میں اس سے پہلے عربی میں کئی کتابیں لکھی گئی مثلاً ابو نصر سراج کی کتاب اللمع، ابو طالب مکی کی قوت القلوب، رسالہ قشیر یہ مگر مخدوم صاحب نے اس کتاب کو لوگوں کی انسانی کی غرض سے سلیس فارسی میں لکھا ایک جگہ حضرت علی بن عثمان لکھتے ہیں کہ میری مراد اس کتاب کے لکھنے سے طریقت کے اصولوں کو ثابت کرنا ہے۔ دوسری جگہ وہ لکھتے ہیں کہ طریقت کے بند دروازوں کو کھولا جائے۔"<sup>8</sup>

### ابواب

کشف المحجوب 39 ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے سے چھٹے باب تک اثباتِ علم، اثباتِ فقر، فقر و غنا، تصوف، خرقہ پوشی، فقر و صفوت، ملامت کے عنوانات بالترتیب شامل ہیں۔ جبکہ ساتویں سے تیروں باب تک صحابہ کرام علیہم السلام، اہل بیت

اطہار، اصحاب صفہ، تبع تابعین تا بہ زمانہ حال، صوفیاء متاخرین، مختلف ممالک کے مشائخ متاخرین کی زندگیوں سے تصوف کی تعلیمات و واقعات کو نقل کیا ہے۔ چودھواں باب صوفیاء کے مختلف مکاتب و مذاہب؛ فرقہ محاسبیہ، حقیقت رضا، مقام و حال، مجاہدہ نفس، فناء و بقاء، روح کی بحث جیسے روحانی اسباب پر مشتمل ہے اس باب کا اختتام کشف حجاب کے پہلے چار مراتب پر ہوتا ہے۔ جبکہ باقی پانچ مراتب پندرہویں سے انیسویں باب تک بالترتیب درج ہیں۔ بیسویں سے انتیسویں باب تک زندگی کے مختلف حصوں کے متعلق آداب بیان کیے گئے ہیں۔ تیسویں سے انتالیسواں باب سماع قرآن، سماع شعراء، سماع لحن و نغمہ اور سماع کے آداب، اختلاف و مقامات وغیرہ جیسے اہم موضوعات پر مشتمل ہے۔

### کشف المحجوب کے تراجم و اشاعتیں

اس کتاب کا قدیم ترین مطبوعہ ایڈیشن وہ ہے جس کا ذکر اے جے اربری نے انڈیا انس لائبریری کی کتابوں کی فہرست میں کیا ہے۔ ایل ایس ڈکن نے اپنے مقالہ میں مختلف مقامات پر 21 قلمی نسخوں کی موجودگی کی تفصیل دی ہے اس کے مطابق کشف المحجوب کے قلمی نسخے ویانہ، پیرس، برٹش میوزیم، لینن گراڈ یونیورسٹی، انڈیا انس لائبریری لندن، تاشقند پبلک لائبریری، رائل ایٹانک اف سوسائٹی اف بنگال، برلن، فرانس سمرقند، انڈیا اور لاہور کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ کشف المحجوب کے قدیم ترین قلمی نسخے لاہور میں بھی موجود ہیں دو منقش قلمی نسخے پنجاب یونیورسٹی کی لائبریری میں ہیں جن میں سے ایک پر 1265 ہجری درج ہے اور نگزیب عالمگیر کے زمانے کا ایک قلمی نسخہ بھی پنجاب پبلک لائبریری لاہور میں ہے ایک صحیح اور خوبصورت قلمی نسخہ حضرت شیخ نبی بخش المعروف شیخ بڈھامر حوم جو شیخ ہندی کے فرزند ان کے پاس موجود تھا پاپ کے بھتیجے میاں خوشی محمد صاحب نے 1401 ہجری بمطابق 1982 کو رضا پبلک کیشنز لاہور سے شائع کروایا۔

### عربی تراجم

1. کشف المحجوب کا عربی زبان میں پہلا ترجمہ شیخ تاج الدین سنہجلی نے شہنشاہ جہانگیر کے دور میں کیا۔
2. دوسرا جدید عربی ترجمہ ڈاکٹر اسعد عبدالہادی قندیل نے کیا ہے جو مکتبۃ الہام التجاریہ کی طرف سے 1974 میں طبع ہوا ہے۔

### اردو تراجم

- کشف محجوب کے کئی تراجم اردو زبان میں چھپ چکے ہیں مختصر تعارف پیش خدمت ہے
1. کشف المحجوب اردو ترجمہ از محمد الدین بن میر بخش مزنگوی لاہوری اسے اسلامیہ سٹیٹ پریس لاہور نے شائع کیا 1912 میں اس کے 474 صفحات ہیں ("قرآن حکیم اور تصوف" از انا عبد الحمید صفحہ 21)
  2. کشف المحجوب اردو ترجمہ بنام ظہیر المطلب از ظہیر احمد ظہیری سہسوانی، ناشر شیخ چراغ دین و سراج دین کشمیری بازار لاہور صفحات 544 اشاعت دوم 1343 ہجری
  3. کشف المحجوب اردو ترجمہ از مولانا شمس الہند از دی صوفی معنوی ناشر شیخ الہی بخش و جلال الدین کشمیری بازار لاہور صفحات 480 اشاعت 1927 (حوالہ احوال و تعلیمات علی ہجویری از ڈاکٹر محمد باقر صفحہ 75)
  4. کشف المحجوب اردو ترجمہ بنام بیان المطلب از مولوی فیروز الدین باہتمام عبد الحمید خان میجر و پرنٹریوز پرنٹنگ ورکس سرکلر روڈ لاہور 1947 میں شائع ہوا اس کے 396 صفحات ہیں

5. کشف المحجوب اردو ترجمہ از مولوی محمد حسین مناظر تصحیح و اضافہ ماسوان عمری حضرت داتا گنج بخش مولانا غلام دستگیر نامی ناشر ملک دین محمد اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور اس کے 524 صفحات تھے اور 1955 میں شائع ہوا
6. کشف المحجوب اردو ترجمہ از عبدالرحمن طارق ناشر مدنی کتب خانہ گنپت روڈ لاہور صفحات 348 اور 1957 میں شائع ہوا
7. کشف المحجوب اردو ترجمہ بنام انوار القلوب از عبدالکحیم خان نشتر اس کو شیخ غلام علی اینڈ سنز نے شائع کیا 1962 میں شائع ہوا اور اس کے 406 صفحات ہیں
8. کشف المحجوب اردو ترجمہ بنام گنج المطلوب از پروفیسر محمد عبدالجید زدانی اسے ناصر ان قران لمیٹڈ اردو بازار لاہور نے 1968 میں شائع کیا اس کے 683 صفحات ہیں
9. کشف المحجوب اردو ترجمہ اختصار از میاں طفیل محمد اسے اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ لاہور نے 1966 میں شائع کیا اس کے 435 صفحات ہیں
10. کشف المحجوب اردو ترجمہ از فضل الدین گوہر اسے مزدور پرنٹنگ پریس رائل پارک لاہور نے 1972 میں شائع کیا اس کے 403 صفحات ہیں یہی ترجمہ 1989 میں پیر کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے مقدمہ کے ساتھ ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور سے شائع ہو چکا ہے
11. کشف المحجوب اردو ترجمہ بنام کلام المرغوب از مولانا ابوالحسنات سید احمد قادری جس میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری کا دیباچہ ہے اسے المعارف لاہور نے نشر کیا ہے اس کو 1973 میں شائع کیا گیا اور اس کے 632 صفحات ہیں
12. کشف المحجوب اردو ترجمہ بنام الطریق المحجوب از مفتی غلام معین الدین نعیمی اسے نوری بک ڈپونے 1978 میں شائع کیا اس کے 544 صفحات ہیں اسے بعد میں مدینہ پبلشنگ کمپنی نوری رضوی پبلیکیشنز، شبیر برادر ملکتہ زاویہ اور عظیم اینڈ سنز اور اگلبل پبلشر نے بھی شائع کیا
13. ایک اردو ترجمہ کشف المحجوب جو خوش نوی سمسام کمالی کا لکھا ہے 480 صفحات اور بڑی تختی پر مشتمل ہے اس کا اول و آخری صف ضائع ہو چکا ہے اس لیے مترجم کا نام اور تاریخ تباعت معلوم نہ ہو سکی یہ ترجمہ صاحبزادہ مصطفیٰ اشرف بن علامہ محمود احمد رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی ملک ہے اور انہوں نے بتایا کہ یہ ترجمہ تقریباً ایک صدی پرانا ہے۔ اس کے علاوہ تقریباً 10 اور ترجمے مارکیٹ میں موجود ہیں۔

### پنجابی تراجم

1. کشف المحجوب کا پنجابی ترجمہ پروفیسر محمد شریف صابر نے کیا جسے قاضی پبلیکیشنز گنپت روڈ لاہور نے 1996 میں شائع کیا اور اس کے 780 صفحات ہیں۔
2. کشف المحجوب کا ایک ترجمہ گورو مکھی زبان پنڈت تائی پنجاب ہندی میں ڈاکٹر کلا سنگ بیدی نے کیا جو پنجابی یونیورسٹی پٹیالہ نے شائع کیا ہے۔

### سندھی تراجم

1. کشف المحجوب کا سندھی ترجمہ حاجی طالب جی نے کیا جسے 1988 میں مشہور افسٹ پرنٹرز نے شائع کیا۔
- انگریزی ترجمہ

1. رینالڈ نکلسن نے ترجمہ کیا جسے اسلامک بک فاؤنڈیشن سمن اباد لاہور نے 1976 میں شائع کیا اس کا پیش لفظ شہید اللہ

فریدی نے لکھا ہے<sup>9</sup>

کشف المحجوب میں اہم اخلاقی و روحانی موضوعات

روحانی تعلیمات (Spiritual Teachings)

1. سماع قرآن

2. سماع شعر (نیک اشعار)

3. معرفت الہی (توحید، ایمان، طہارت)

4. توبہ اور اس کے متعلقات

اخلاقی تعلیمات (Moral / Ethical Teachings)

1. آداب صحبت

2. گفتگو کے آداب

3. سفر کے آداب

4. کھانے پینے کے آداب

5. محبت اور جو دو سخا کا بیان

کشف المحجوب: اثرات اور جدید معنویت

حضرت علی بن عثمان ہجویریؒ کی تصنیف کشف المحجوب صوفیانہ ادب کی اولین منظم نثری کتابوں میں شمار ہوتی ہے، جس نے ما بعد صوفیانہ ادب پر گہرے ادبی و فکری اثرات مرتب کیے۔ اس کتاب میں نہ صرف صوفی مصطلحات کی توضیح و تشریح کی گئی بلکہ سلوک، معرفت، فقر، محبت، حال و مقام جیسے نظریات کو ایک مربوط علمی انداز میں پیش کیا گیا، جو بعد کے صوفیانہ متون کے لیے بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ فارسی نثر کا سادگی و معنویت سے بھرپور اسلوب، جس میں استدلال اور روحانی تجربات کا امتزاج ہے، نے صوفی ادیبوں جیسے سنائی، عطار، رومی اور جامی کو متاثر کیا۔ اس کتاب نے صوفی فکر کو نظریاتی گہرائی دی اور بعد کے صوفی ادب کو فکری مواد، روحانی اصطلاحات، اور ایک مربوط ورثہ فراہم کیا، جس کی جھلک نہ صرف فارسی بلکہ اردو اور دیگر اسلامی زبانوں کے صوفی ادب میں بھی نمایاں ہے۔

میاں سلیم حماد ہجویری لکھتے ہیں "دس صدیوں سے کشف المحجوب کو مستند تذکروں اور تصوف کی معتبر تصانیف کا ماخذ ہونے اور علماء و صوفیاء اور مشائخ کے لیے آئینی حیثیت کا مقام حاصل ہے کوئی بھی قابل ذکر کتاب تصوف کشف المحجوب کے ذکر سے خالی نہیں جن بزرگوں نے اس کتاب سے تحریری استفادہ کیا یا زیر مطالعہ رکھا ان کی تعداد یا نام کا شمار کرنا مشکل ہے لیکن ان میں سے چند اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

1. الشیخ عبد القادر جیلانی المتوفی ۵۶۱ھ

2. حضرت سید عزیز الدین کمالی لاہوری المتوفی ۶۱۲ھ

3. حضرت جب معین الدین چشتی المتوفی 627 ہجری

4. حضرت شیخ فرید الدین عطار المتوفی 628 ہجری
  5. حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی المتوفی 236 ہجری
  6. حضرت شیخ بہ الدین زکریا ملتانی المتوفی 661 ہجری
  7. حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء المتوفی 725 ہجری
  8. حضرت شاعر اسلام علامہ محمد اقبال المتوفی 1938ء
  9. حضرت امام احمد رضا فاضل بریلی المتوفی 1340 ہجری
  10. حضرت پیر جماعت علی شاہ المتوفی 1358 ہجری
  11. حضرت پیر کرم شاہ الازہری المتوفی 1998ء
- اس کے علاوہ مستشرقین نے بھی اس سے استفادہ کیا ہے یہاں تک کہ مارگریٹ سمٹھ نے اپنی کتاب مسٹس اف اسلام میں کشف المحجوب کو محققانہ اور علم کے پردے چاک کرنے والی کتاب کہا ہے<sup>10</sup>

### مطالعہ کا پس منظر

#### موضوع کا تاریخی پس منظر: روحانیت، اخلاقیات اور ذہنی صحت کی علمی تاریخ

روحانیت اور ذہنی صحت کے درمیان تعلق پر غور صدیوں پر محیط ہے۔ اسلامی روایت میں روحانیت کا آغاز نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارک سے ہوا، جس میں تزکیہ نفس، تصفیہ قلب اور تطہیر باطن جیسے تصورات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ قرون اولیٰ میں صوفیاء نے نہ صرف روحانی اصلاح پر زور دیا بلکہ اخلاقی زندگی کو ذہنی سکون کے لیے بنیادی عامل قرار دیا۔ حسن بصری، ابراہیم بن ادہم، اور جنید بغدادی جیسے صوفیاء نے روحانی مجاہدے کو ذہنی و قلبی سکون کا ذریعہ کہا۔<sup>11</sup>

اخلاقیات پر غور بھی اسلامی فلسفے کا مرکزی موضوع رہا ہے، جسے امام غزالی، ابن مسکویہ اور رازی نے تفصیل سے بیان کیا۔ امام غزالی کی "احیاء علوم الدین" میں روحانی امراض اور ان کا علاج ایک مکمل نفسیاتی اور اخلاقی نظام کی شکل میں موجود ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسلم مفکرین نے ذہنی صحت کو محض طبی موضوع نہیں سمجھا بلکہ اسے روحانی اور اخلاقی ارتقاء کا حصہ گردانا۔<sup>12</sup>

ذہنی صحت کی اصطلاح جدید دور میں زیادہ نمایاں ہوئی، لیکن اس کا روحانی اور اخلاقی پہلو اسلامی روایت میں ہمیشہ سے موجود رہا۔ مغربی ذہنی صحت نے 20 ویں صدی میں William James اور Viktor Frankl، Carl Jung جیسے مفکرین کے ذریعے روحانی عنصر کی اہمیت کو تسلیم کیا، لیکن اسلامی فکر میں یہ تصور ابتدا سے موجود رہا ہے۔

#### کشف المحجوب میں ذہنی صحت کی بحالی کے اصول

- معرفت الہی (توحید، ایمان، طہارت)
- توبہ اور اس کے متعلقات
- محبت اور جو دو سخا کا بیان
- آدابِ صحبت

#### طریقہ کار اور تجزیہ

## منہج تحقیق: کشف المحجوب کا تجزیاتی مطالعہ

کسی بھی تحقیقی مقالے میں طریقہ کار (Methodology) اس کا سب سے اہم ستون ہوتا ہے۔ یہ آپ کی تحقیق کے مقاصد، سوالات اور مفروضات کو ایک ٹھوس بنیاد فراہم کرتا ہے۔ ہماری اس تحقیق کا موضوع حضرت علی بن عثمان ہجویریؒ کی لازوال تصنیف "کشف المحجوب" ہے، جسے برصغیر میں تصوف کی اولین اور سب سے جامع کتاب کا درجہ حاصل ہے۔ اس کتاب میں اخلاقی اور روحانی تعلیمات کو جس سلیقے سے بیان کیا گیا ہے، ہمارا مقصد یہ دیکھنا ہے کہ یہ تعلیمات ایک فرد کی ذہنی صحت پر کس طرح مثبت اثرات مرتب کر سکتی ہیں۔ چونکہ یہ موضوع نہ صرف مذہبی بلکہ نفسیاتی پہلو بھی رکھتا ہے، لہذا اس کے لیے ایک موزوں تحقیقی طریقہ کار کا انتخاب بے حد ضروری تھا۔

## کیفیاتی منہج (Qualitative Research Approach)

اس تحقیق میں کیفیاتی منہج (Qualitative Research Approach) اختیار کیا گیا ہے، کیونکہ یہ ایک فکری اور متنی مطالعہ ہے۔ کیفیاتی تحقیق ہمیں الفاظ، تصورات اور سیاق و سباق کی گہرائی میں جا کر نتائج اخذ کرنے کا موقع دیتی ہے (Denzin and Lincoln 2018)۔ چونکہ ہماری تحقیق کا مرکز ایک صوفیانہ متن، یعنی کشف المحجوب ہے، اس لیے ہم نے تشریحی اور تفسیری (Interpretivist-Hermeneutic) نقطہ نظر اپنایا ہے۔ اس طریقے سے ہم نے حضرت علی ہجویریؒ کے پیش کردہ اخلاقی اور روحانی موضوعات کو ان کے اصل معنوی، تاریخی اور فکری سیاق و سباق میں سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اس تحقیق میں خاص طور پر دو پہلوؤں پر توجہ مرکوز کی گئی ہے:

- اخلاقی تعلیمات: محبت، جو دوستی، آداب سفر و صحبت
- روحانی تعلیمات: تلاوت قرآن، توبہ، معرفت الہی (توحید، ایمان، طہارت)

## تحقیقی ڈیزائن (Research Design)

یہ تحقیق بنیادی طور پر تفسیری اور موضوعاتی تجزیہ (Textual-Thematic Analysis) پر مبنی ہے۔ اس کے لیے ہم نے یہ مراحل اختیار کیے:

1. متن کا انتخاب: ہم نے کشف المحجوب کے مستند نسخوں کا استعمال کیا، جن میں فیروز سنز، مرکز معارف اولیاء، اور ضیاء القرآن پبلی کیشنز کے ایڈیشن شامل ہیں۔
2. موضوعات کی فہرست سازی: تحقیق سے متعلقہ موضوعات کی ایک واضح فہرست تیار کی گئی، جیسے محبت، جو دوستی، ذکر و سماع اور تزکیہ نفس۔

3. اقتباسات کا انتخاب: ہر موضوع کے تحت براہ راست اقتباسات کو جمع کیا گیا اور ان کے صفحہ نمبر بھی درج کیے گئے۔ مثال کے طور پر، محبت کے باب میں حضرت ہجویریؒ فرماتے ہیں:

"بندے کی محبت اللہ تعالیٰ کے لیے ایک صفت ہے جو فرمانبردار مومن کے دل میں تعظیم و تکبیر و تکبریم کے معنی میں پیدا ہوتی ہے تاکہ وہ محبوب برحق کی رضا طلب کرے اس کے دیدار کی طلب میں بے صبر ہو اس کی قربت کی آرزو میں بے قرار رہے اس کے سوا کسی اور سے اس کو آرام نہ ہو اس کے ذکر کا عادی ہو اس کے سوا غیر کے ذکر سے بیزار ہو آرام اس پر حرام ہو چین

اس سے بھاگ جائے تمام مرغوبات و مطلوبات دنیوی سے الگ ہو جائے، خواہش نفس سے اعراض کرے محبت کے غلبے کی طرف توجہ کرے اس کے حکم پر گردن جھکا دے اور کامل صفتوں کے ساتھ خداوند تعالیٰ کو پہچانے یہ روا نہیں کہ خالق کی محبت اس کے لیے ویسی ہی ہو جیسی کہ خلقت کی محبت ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ مخلوق کی باہمی محبت محبوب کا احاطہ کر لینے اور اس کو پالینے کی رغبت ہوتی ہے اور یہ اجسام کی صفت ہے۔ [1]

ذکر کے باب میں وہ لکھتے ہیں:

"ذکر دل کی زندگی ہے اور غفلت دل کا موت ہے۔ [2]"

4. جدید نظریات سے ربط: ان تمام موضوعات کو جدید نفسیاتی اور ذہنی صحت کے نظریات کے ساتھ تقابلی طور پر دیکھا گیا،

جیسے Positive Psychology، Resilience Theory، اور Wellbeing Models (Braun and Clarke، 2006; Silverman 2013)

معلومات جمع کرنے کے ذرائع (Sources of Data Collection)

ابتدائی ذرائع: (Primary Sources)

• کشف المحجوب از حضرت علی بن عثمان ہجویری (مختلف ایڈیشنز)۔

• مثالیں: جو دو سنا کا فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"سختی وہ ہے جو بخشش کرتے وقت خویش و بیگانہ میں تمیز کرے دوست و دشمن میں امتیاز رکھے اور اس میں کوئی سبب یا غرض ملحوظ ہو اور یہ دودھ کا ابتدائی مقام ہے اور جو ادوہ ہے کہ دیتے وقت اپنے بیگانہ میں فرق نہ کرے اور اس کا دینا بے غرض اور بے سبب ہو۔ یہ شان دو پیغمبروں میں خاص تھی ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ اور دوسرے حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ۔ [3]"

صحبت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"صاحب حال کی صحبت دل کو زندہ کرتی ہے۔ [4]"

ثانوی ذرائع: (Secondary Sources)

• تصوف، اخلاقیات اور ذہنی صحت پر لکھی گئی تحقیقی کتب اور مقالات۔

• جیسے: مجلہ معارف اولیاء، الزاد الخیر فی علوم سید الجویر، اور متعلقہ تحقیقی مقالات [5]۔

تجزیہ کا طریقہ (Method of Analysis)

اکٹھے کیے گئے اقتباسات کا موضوعاتی تجزیہ (Thematic Analysis) کیا گیا۔ اس کے مراحل یہ تھے:

1. متن کا بار بار مطالعہ اور اہم نکات کی نشاندہی۔

2. اخلاقی موضوعات (محبت، جو دو سنا، صحبت) اور روحانی موضوعات (توبہ، سماع قرآن، سماع شعر) کے تحت مواد کی

درجہ بندی۔

اخلاقی پہلو (Ethical Aspects)

کسی بھی علمی تحقیق میں اخلاقی پہلو اس کی دیانت داری، شفافیت اور غیر جانبداری کو یقینی بناتے ہیں۔ چونکہ اس تحقیق میں انسانی شرکاء شامل نہیں تھے، اس لیے کسی بھی قسم کا جسمانی یا نفسیاتی خطرہ موجود نہیں تھا۔ یہ مطالعہ صرف مثنیٰ اور ثانوی تھا، لہذا انسانی حقوق یا حساسیت کا کوئی پہلو درپیش نہیں تھا۔ تاہم، علمی دیانت کو مد نظر رکھتے ہوئے چند اصولوں کی پابندی کی گئی [6] (Creswell 2018, 55)۔

- اصل متن کا احترام: کشف المحجوب کے اصل مفہوم کو صحیح تناظر میں پیش کیا گیا۔ ذاتی نظریے کو ثابت کرنے کے لیے متن کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے سے اجتناب کیا گیا۔
- حوالہ جات کی دیانت داری: ہر اقتباس اور معلومات کا مکمل حوالہ اور صفحہ نمبر شامل کیا گیا تاکہ قاری خود اصل متن سے رجوع کر سکے۔ اس کے لیے شکاگو اسٹائل کو اپنایا گیا۔ یہ عمل تحقیق کی بنیاد کو مضبوط اور قابل اعتبار بناتا ہے [8] (Merriam and Tisdell 2016, 89)۔

- ثانوی ماخذات کا حوالہ: بنیادی ماخذ کے ساتھ ساتھ تصوف اور ذہنی صحت پر لکھی گئی ثانوی کتب اور مقالات کو بھی مکمل حوالہ جات کے ساتھ شامل کیا گیا، تاکہ تحقیق کی جامعیت میں اضافہ ہو اور اسے معاصر علمی مباحث کے ساتھ جوڑا جاسکے (ہجویری 132، 1990) [7]۔

یہ اخلاقی اصول محض ایک اکیڑمک تقاضا نہیں تھے بلکہ صوفیانہ تعلیمات کے بنیادی پیغام سے بھی ہم آہنگ ہیں، جو صداقت اور اخلاص پر زور دیتے ہیں۔

### نتیجہ

یہ طریقہ کار اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہماری تحقیق نہ صرف کشف المحجوب کی اصل روح کو نمایاں کرے بلکہ اسے جدید ذہنی صحت کے مباحث سے بھی جوڑے۔ اس طرح یہ مطالعہ صوفیانہ اخلاقیات اور روحانی تعلیمات کو ایک نئے زاویے سے سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

حوالہ جات [1] علی بن عثمان ہجویری، کشف المحجوب، مترجم: مولوی فیروز الدین (لاہور: فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، 2018)، ص 281۔ [2] علی بن عثمان ہجویری، کشف المحجوب، مترجم: مولوی فیروز الدین (لاہور: فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، 2018)، ص 300۔ [3] علی بن عثمان ہجویری، کشف المحجوب، مترجم: سید محمد احمد قادری، تحقیق و تخریج: ڈاکٹر خالق داد ملک (لاہور: محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب اور سید ہجویری فاؤنڈیشن، اگست 2024)، ص 514۔ [4] علی بن عثمان ہجویری، کشف المحجوب، مترجم: سید محمد احمد قادری، تحقیق و تخریج: ڈاکٹر خالق داد ملک (لاہور: محکمہ اوقاف و مذہبی امور پنجاب اور سید ہجویری فاؤنڈیشن، اگست 2024)، ص 333۔ [5] Volume 10, Issue 19 January To June 2020 zia e tahqeeq

[6] Creswell, John W. Research Design: Qualitative, Quantitative, and Mixed Methods Approaches. 5th ed. Los Angeles: Sage, 2018 [7]

المحجوب۔ ترجمہ: غلام رسول مہر۔ لاہور: بزم اقبال، 1990۔ [8] Merriam, Sharan B., and Elizabeth J. Tisdell. Qualitative Research: A Guide to Design and Implementation. 4th ed. San

Francisco: Jossey-Bass, 2016.

## نتائج اور بحث

کشف المحجوب حضرت علی بن عثمان جویریؓ کی وہ عظیم تصنیف ہے جو نہ صرف تصوف کی فکری بنیادوں کو بیان کرتی ہے بلکہ عملی زندگی کے لیے بھی ایک جامع ضابطہ فراہم کرتی ہے۔ اس کتاب کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اخلاقی اور روحانی دونوں طرح کی تعلیمات کو یکجا کر کے پیش کیا گیا ہے، تاکہ سالک محض نظریاتی مباحث میں الجھنے کے بجائے عملی طور پر اپنے اخلاق، رویوں اور کردار کو بہتر بنا سکے۔ اخلاقی تعلیمات کا تعلق انسانی معاشرت اور تعلقات سے ہے، اور یہ وہ پہلو ہیں جو براہ راست ذہنی سکون اور روحانی توازن پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی لیے اس تحقیق میں کشف المحجوب سے پانچ اہم اخلاقی موضوعات منتخب کیے گئے ہیں: محبت اور جو دو سخا، گفتگو کے آداب، سفر کے آداب، کھانے پینے کے آداب، اور صحبت۔ ان تعلیمات کا تجربہ اس مقصد سے کیا گیا ہے کہ معلوم کیا جاسکے کہ حضرت جویریؓ کے بیان کردہ یہ اصول فرد اور معاشرے دونوں کی ذہنی و اخلاقی صحت کو کس طرح سہارا دیتے ہیں اور کس طرح انسان کو ایک متوازن زندگی گزارنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

## اختتامیہ اور سفارشات

1. کشف المحجوب میں بیان کردہ بنیادی تصورات جیسے صبر، شکر اور تزکیہ نفس کو جدید نفسیات کی زبان میں بیان کیا جائے اور ان کی نظریاتی بنیادیں واضح کی جائیں۔
2. صوفیانہ تعلیمات کی روشنی میں ایسے علاحدی اور بحالی کے ماڈلز تیار کیے جائیں جو مسلم معاشروں کے لیے موزوں ہوں، خاص طور پر منشیات اور صدمات کے شکار افراد کے علاج میں۔
3. عملی اور تجرباتی مطالعے کیے جائیں تاکہ یہ جانا جاسکے کہ یہ تعلیمات ذہنی سکون، جذباتی توازن اور نفسیاتی بہبود پر کس حد تک اثر انداز ہوتی ہیں۔
4. تزکیہ نفس اور صوفی مراقبہ و ذکر کا تقابلی مطالعہ جدید طریقوں جیسے CBT اور Mindfulness کے ساتھ کیا جائے اور ان کے دماغی و اعصابی اثرات کو پرکھا جائے۔
5. داتا گنج بخشؒ کے اخلاقی اصول، جیسے "کسی کو نقصان نہ دینا بلکہ فائدہ پہنچانا"، کا جائزہ لیا جائے کہ یہ کس طرح سماجی تعلقات اور ذہنی سکون کو فروغ دیتے ہیں۔
6. صبر اور تقدیر پر ایمان جیسے روحانی نظریات اور ذہنی لچک کے باہمی تعلق پر تحقیق کی جائے تاکہ یہ سمجھا جاسکے کہ یہ تعلیمات دباؤ، مایوسی اور پریشانی کو کس طرح کم کرتی ہیں۔
7. کشف المحجوب کی تعلیمات کا برصغیر کے دیگر صوفیا، جیسے بابا فریدؒ اور خواجہ معین الدین چشتیؒ کی تعلیمات کے ساتھ تقابلی مطالعہ کیا جائے۔
8. جدید تعلیمی اداروں میں کشف المحجوب کو نصابی کتاب کے طور پر استعمال کرنے کی تعلیمی اور نفسیاتی افادیت پر تحقیق کی جائے، خاص طور پر نوجوانوں کی شخصیت سازی میں۔
9. صوفی مزارات اور ان سے وابستہ فلاحی اداروں، جیسے داتا دربار، کے سماجی اور نفسیاتی اثرات کا جائزہ لیا جائے کہ یہ کس طرح ذہنی سکون اور مدد فراہم کرتے ہیں۔

10. صوفیانہ علاج کے طریقوں پر تنقیدی تحقیق کی جائے، جس میں ان کے فوائد، حدود اور خاص طور پر خواتین کی نفسیاتی بہبود اور جدید علاج کے چیلنجز کا احاطہ کیا جائے۔

### حوالجات

- 1 حکیم محمد موسیٰ امرتسری، "دیباچہ"، مجلہ معارف اولیاء، شائع کردہ: مرکز معارف اولیاء، دربار حضرت داتا گنج بخش، محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب، جلد 5، شمارہ 1 (مارچ 2007): 21-22۔
- 2 معارف اولیاء، جلد 2، شمارہ 1 (مارچ 2007)، صفحہ 47، مرکز معارف اولیاء، دربار حضرت داتا گنج بخش، محکمہ اوقاف و مذہبی امور، پنجاب۔
- 3 سید ہجویر، علماء اکیڈمی محکمہ اوقاف پنجاب 2014ء، ص 166 ماخوذاً
- 4 کشف المحجوب عربی، مکتبۃ الاسکندریہ، مصر، 1394ھ، باب فی ذکر المکتھم من تہج الخ، ص 96
- 5 سورۃ فاطر 28
- 6 (سنن ابن ماجہ)
- 7 صاحبزادہ محمد عارف ستار القادری، "شہرہ آفاق تصنیف کشف المحجوب پیش بہا خزانہ"، روزنامہ نوائے وقت، 1 جنوری 2013،  
<https://www.nawaiwaqt.com.pk/01-Jan-2013/160390>
- 8 معارف اولیاء، خصوصی اشاعت، جلد 9، شمارہ 1 (جنوری 2011)، 5، مرکز معرف اولیاء، محکمہ مذہبی امور و اوقاف، پنجاب
- 9 میاں سلیم حماد ہجویری، "حضرت داتا گنج بخش نمبر"، معارف اولیاء، جلد 2، شمارہ 1 (مارچ 2004): 85-87، مرکز معارف اولیاء، دربار حضرت داتا گنج بخش، محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب۔
- 10 میاں سلیم حماد ہجویری، "حضرت داتا گنج بخش نمبر"، معارف اولیاء، جلد 2، شمارہ 1 (مارچ 2004): 85-87، مرکز معارف اولیاء، دربار حضرت داتا گنج بخش، محکمہ مذہبی امور و اوقاف پنجاب
- 11 (عبد الحلیم محمود، التیارات الصوفیۃ، 1979)
- 12 (امام غزالی، احیاء علوم الدین، ج 1، کتاب ریاضۃ النفس)